قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

بدھ 03 فروری 2021ء | 20 جمادی الثانی 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:29

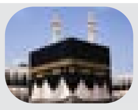

ارشادِ باری تعالیٰ

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا لُقۡمٰنَ الۡحِکۡمَۃَ اَنِ اشۡکُرۡ لِلّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یَّشۡکُرۡ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ۔

(سورۃ لقمان :13)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کا شکر ادا کرے تو وہ محض اپنے نفس کی بھلائی کے لئے ہی شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی ہے (اور) بہت صاحب تعریف ہے۔

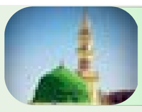

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنۡ لَّمۡ یَشۡکُرِ الۡقَلِیۡلَ لَمۡ یَشۡکُرِ الۡکَثِیۡرَ وَمَنۡ لَّمۡ یَشۡکُرِ النَّاسَ لَمۡ یَشۡکُرِ اللّٰہ

ترجمہ: جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا۔ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(مسند احمد بن حنبل، کتاب اول مسند الکوفیین، حدیث النعمان بن بشیر حدیث نمبر 18449)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

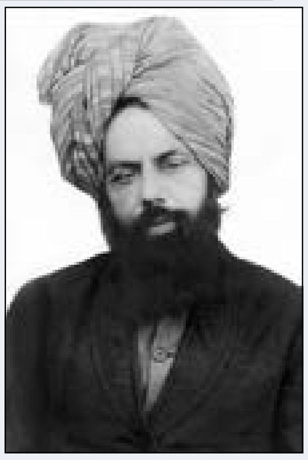

شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ

’’یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اُس نے کامِل اور مکمّل عقائدِ صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعے بدُوں مشقّت و محنت کے دکھائی ہے۔ وُہ راہ جو آپ لوگوں کو اِس زمانے میں دکھائی گئی ہے۔ بہت سے عالم ابھی تک اُس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اِس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وُہ شُکر یہی ہے کہ سچّے دل سے اُن اعمالِ صالحہ کو بجالاؤ جو عقائدِ صحیحہ کے بعد دُوسرے حِصّہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دُعا مانگو کہ وہ ان عقائدِ صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمالِ صالحہ کی توفیق بخشے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 94 تا 95 ایڈیشن 1988ء)

میری آنکھ نے تجھ سا کوئی محسن نہیں دیکھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی حمدیہ قصیدہ کے چند اشعار کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:

’’اے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں سے اپنی مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تعریف کی طاقت نہیں ہے۔ مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر، اے میری پناہ! اے حزن و کرب کو دور فرمانے والے! میں تو مر جاؤں گا لیکن میری محبت نہیں مرے گی۔ (قبر کی) مٹی میں بھی تیرے ذکر کے ساتھ ہی میری آواز جانی جائے گی۔ میری آنکھ نے تجھ سا کوئی محسن نہیں دیکھا۔ اے احسانات میں وسعت پیدا کرنے والے اور اے نعمتوں والے! جب میں نے تیرے لطف کا کمال اور بخششیں دیکھیں تو مصیبت دور ہو گئی اور (اب) میں اپنی مصیبت کو محسوس ہی نہیں کرتا۔‘‘

(مِنَن الرحمٰن، روحانی خزائن جلد نمبر 9 صفحہ 169)

’’حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی صاحب اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی تعظیم و تکریم کے ارادہ سے زبان سے کی جائے۔ اور کامل ترین حمد ربّ جلیل سے مخصوص ہے۔ اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہمارا وہ ربّ ہے جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا ہے۔ اور وہ محمودوں کا محمود ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک لفظ شکر، حمد سے اس پہلو میں فرق رکھتا ہے کہ وہ ایسی صفات سے مختص ہے کہ جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی ہوں اور لفظ مدح لفظ حمد سے اس بات میں مختلف ہے کہ مدح کا اطلاق غیر اختیاری خوبیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اور یہ امر فصیح و بلیغ علماء اور ماہر ادباء سے مخفی نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا ہے نہ کہ شکر اور مدح سے۔ کیونکہ لفظ حمد ان دونوں الفاظ کے مفہوم پر پوری طرح حاوی ہے۔ اور وہ ان کا قائمقام ہوتا ہے مگر اس میں اصلاح، آرائش اور زیبائش کا مفہوم ان سے زائد ہے۔ چونکہ کفار بلاوجہ اپنے بتوں کی حمد کیا کرتے تھے اور وہ ان کی مدح کے لئے حمد کا لفظ اختیار کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ معبود تمام عطایا اور انعامات کے سرچشمہ ہیں اور سخیوں میں سے ہیں۔ اسی طرح ان کے مُردوں کی ماتم کرنے والیوں کی طرف سے مفاخر شاری کے وقت بلکہ میدانوں میں بھی اور ضیافتوں کے مواقع پر بھی اسی طرح حمد کی جاتی تھی جس طرح اس رزاق متولی اور ضامن اللہ تعالیٰ کی حمد کی جانی چاہئے۔‘‘

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 107،108 بحوالہ اردو ترجمہ از الاسلام ویب سائٹ خطبہ جمعہ یکم اگست 2003ء)

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف نعمتوں کے ملنے پر ہی شکر گزاری نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی مشکل سے بچنے پر بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے تھے۔ حتی کہ روزمرّہ کے کاموں میں، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی آپ کی سیرت میں شکر گزاری کی انتہا نظر آتی، اور اس کے علاوہ بھی شکر گزاری ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تھی۔ پس یہ وہ حقیقی شکر گزاری ہے جس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور یہ ایسی شکر گزاری ہے جس پر t اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے۔ اپنے انعامات اور احسانات کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ پس یہ شکر گزاری انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری شکر گزاری کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہماری شکر گزاری کا حاجتمند نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَمَنۡ یَّشۡکُرۡ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ (لقمان: 13) اور جو بھی شکر کرتا ہے، اُس کے شکر کا فائدہ اُسی کی جان کو پہنچتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سب قسم کے شکروں سے بے نیاز ہے۔ پس ایک احمدی اس قسم کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

پھر شکر گزاری کے بھی کئی طریقے ہیں۔ اُن طریقوں کو ہمیشہ روزانہ اپنی زندگی میں تلاش کرتا رہے۔ ایک احمدی جو ہے، حقیقی مومن جو ہے وہ شکر گزاری کے ان طریقوں کو تلاش کرتا ہے تو پھر دل میں بھی شکر گزاری کرتا ہے۔ پھر شکر گزاری زبان سے شکریہ ادا کر کے بھی کی جاتی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی شکر گزاری بھی کرتا ہے تو زبان سے شکر گزاری ہے۔ اور پھر اپنے عمل

بقیہ صفحہ 2 پر

اس شمارہ میں

- جو مخالف ہیں مسیحِ قادیانی کے ضرور (منظوم)
- آج تینوں قل پڑھنے کی اشد ضرورت ہے
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- سلاتھ sloth دنیا کا سب سے سست جانور!

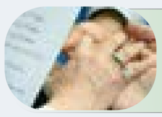

دربارِ خلافت

حضرت چوہدری عبدالحکیم صاحب، حضرت حامد حسین خان صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت چوہدری عبدالحکیم صاحب ولد چوہدری شرف الدین صاحب گاکھڑ چیمہاں تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ ''جس شام کو میں نے بیعت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف لے جانے کے بعد میں حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں حاضر ہوا جو مسجد مبارک کے چھت کے پاس ہی کوٹھری میں رہتے تھے''۔ پہلی روایت بھی ان کی ہے۔ ''انہوں نے ایک چھوٹی سی چارپائی چھت پر بچھائی ہوئی تھی۔ مَیں اُن کی خدمت میں دیر تک بیٹھا رہا اور بہت سے مسئلے پوچھتا رہا۔ مگر سوائے ایک بات کے اور کوئی مجھے یاد نہیں رہی اور وہ یہ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا کہ مخالف لوگ کہتے ہیں کہ نورالدین دنیا کمانے کے لئے قادیان آیا ہے۔ مگر مجھے تو وہ چارپائی ملی ہے'' (چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے) ''جس پر میرا آدھا جسم نیچے ہوتا ہے۔ میں تو صرف خدا کے لئے یہاں آیا ہوں اور میں نے وہ حضرت اقدس کی بیعت میں پا لیا۔ جس خدا کے لئے میں یہاں آیا ہوں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے میں نے پا لیا''۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 3 صفحہ 125 روایت حضرت چوہدری عبدالحکیم صاحبؓ۔ غیر مطبوعہ)

یہی اعزاز تھا جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شعر میں حضرت خلیفۃ اوّل کی تعریف اس طرح کی ہے کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

(درثمین فارسی صفحہ 117 مطبوعہ ربوہ)

کہ کیا ہی خوشی کی بات ہو اگر ہر ایک دل میں نورالدین کی طرح کا جذبہ ہو۔ اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب ہر دل میں ایک یقین بھرا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بارے میں حق الیقین پر قائم ہوں تو تبھی وہ رُتبہ ملتا ہے جو حضرت مولانا نورالدین صاحب کو ملا۔

حضرت حامد حسین خان صاحبؓ جو محمد حسین خان صاحب مراد آباد کے بیٹے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں 1902ء میں علی گڑھ سے آ کر میرٹھ میں ملازم ہوا تھا۔ میری ملازمت کے کچھ عرصے بعد مکرمی خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب بسبیل تبادلہ بعہدہ انسپکٹر آبکاری میرٹھ میں تشریف لے آئے۔ آپ چونکہ احمدی تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر چکے تھے، لہٰذا آپ کے گھر پر دینی ذکر و اذکار ہونے لگے۔ اور شیخ عبدالرشید صاحب زمیندار ساکن محلہ رنگ ساز صدر بازار میرٹھ کیمپ پر مولوی عبدالرحیم صاحب وغیرہ خان صاحب موصوف کے گھر پر آنے جانے لگے۔ خان صاحب موصوف سے چونکہ مجھے بوجہ علی گڑھ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے محبت تھی۔ اس لئے میری نشست و برخاست بھی خان صاحب کے گھر پر ہونے لگی۔ مَیں نے کتابیں دیکھنے کا شوق ظاہر کیا تو حضرت اقدس مسیح موعود کی چھوٹی چھوٹی تصانیف خان صاحب نے مجھے دیں جن میں غالباً برکات الدعا پہلے پڑھی اور اس طرح اور کتابیں تھیں۔ کہتے ہیں وہ مَیں نے دیکھنی شروع کیں۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی خان صاحب کے ہاں تشریف لائے اور میرٹھ میں مناظرے کے طور

بقیہ صفحہ 7 پر

جو مخالف ہیں مسیحِ قادیانی کے ضرور

جو مخالف ہیں مسیحِ قادیانی کے ضرور
دُور رحمت سے رہیں گے دو جہاں میں بیشتر
خاک پا ہوں گے مسیحِ قادیانی کے جو لوگ
حصہ لیں گے فضلِ خلاقِ جہاں میں بیشتر
حق ادھر ہے جس طرف یہ مہدیِ معہود ہے
حق نے برکت ڈالی ہے اس کی زباں میں بیشتر
جانشیں اس کا جو ہے بیشک ہے راہِ راست پر
متبع اس کا ہے آفت سے اماں میں بیشتر
سایۂ رحمت اس پر خوش سیر محمود ہے
حامیِ دینِ حق کے لطفِ بیکراں میں بیشتر
ہے خدا اس کا معلّم وہ خدا کا دوست ہے
ہے نصیبہ اس کا فیضِ آسماں میں بیشتر
اس کے دل میں ہے تڑپ اسلام کی تائید کی
قربِ حق میں سب سے ہے وہ ہمرہاں میں بیشتر
چاہیے ہر مومن اس کے ہاتھ پر بیعت کرے
ورنہ ہو گا وہ گروہِ گمرہاں میں بیشتر
جو بُرا اُس کو کہے گا وہ بُرا ہو جائے گا
آگ لگ جائے گی اس کی بد زباں میں بیشتر
کیوں نہ ہم پیرو ہوں اُس کے جان اور دل سے اویسؔ
مرتبہ میں ہے جو سب سے اس زماں میں بیشتر

(حضرت صوفی تصور حسین صاحب اویسؓ۔ الفضل 2 مئی 1914ء صفحہ 2)

(اس نظم کے شاعر بریلوی مہاجر قادیان۔ غضب کے پُرگو شاعر تھے۔ آپ کی طویل نظموں پر بھی سلسلہ احمدیہ سے فدائیت کا رنگ غالب تھا اور مذہب کی گہری چھاپ تھی۔ وفات 12/اپریل 1927ء بعمر 70 سال)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

اور حرکت وسکون سے بھی شکر گزاری کی جاتی ہے۔ گویا جب انسان شکر گزاری کرنا چاہے تو اُس کے تمام اعضاء بھی اس شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں یا انسان کے تمام جسم پر اُس شکر گزاری کا اظہار ہونا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ جب بندوں کا شکر کرتا ہے، یہاں شکر گزاری کا جو لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے، تو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری، انسان پر انعامات اور احسانات ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری جب انسان کرتا ہے تو ان باتوں کا اُسے خیال رکھنا چاہئے کہ انتہائی عاجزی دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے پیار کا اظہار کرنا اور اُس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو علم میں لانا۔ ہر فضل جو انسان پر ہوتا ہے اُس کو یہ سمجھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ علم ہونا چاہئے کہ ہر نعمت جو مجھے ملی ہے وہ اللہ کے فضلوں کی وجہ سے ملی ہے۔ یہ احساس پیدا ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ پھر اُس کے انعامات اور احسانات کا منہ سے اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی حمد سے، اُس کے ذکر سے تر رکھنا۔ پھر یہ بھی کہ اُس کی مہیا کردہ نعمتوں کو اس رنگ میں استعمال کرنا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والی ہوں، جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ان باتوں کے کرنے کے نتیجے میں پھر ایک شکر گزاری حقیقی رنگ میں شکر گزاری بنتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے ایسے شکر گزار بندوں کو مزید انعامات اور احسانات سے نوازتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح شکر گزار ہو گے تو لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ مَیں تمہیں اَور دوں گا، اس کو حاصل کرنے والے بنو گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اداریہ

آج تینوں قل پڑھنے کی اشد ضرورت ہے

وکی پیڈیا نے Epidemics and Pandemic وائرسز (Viruses) کی جو فہرست دی ہے وہ 250 کے قریب ہیں۔جن میں تین Before Christ بھی شامل ہیں۔جن میں کروڑ ہا لقمہ اجل بنے۔ ان میں ایک انفلوئنزا وائرس تھا جو انیسویں صدی کے آغاز پر حملہ آور ہوا تھا۔جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی متاثر ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے معالج خاص حضرت حشمت اللہ پٹیالویؓ اس حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:

’’چونکہ انفلوئنزا کیوجہ سے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ) کو اعصابی کمزوری لاحق ہوگئی تھی اس لئے صحت کی نگرانی زیادہ کرنی پڑی اور حضور کو بھی فکر رہتا تھا کہ تندرستی اور توانائی جلد واپس آجائے تا کہ فرائض منصبی کو کماحقہٗ ادا فرماسکیں۔ اس لئے میرے اس لمبے قیام کے پہلے تین ماہ حضور اس جگہ تشریف لے آئے جہاں میں رہتا تھا اور اپنی ڈاک کا کام وہیں بیٹھ کر کرتے تھے اور دفتری کام اور ملاقاتیں بھی وہیں فرماتے۔‘‘

(ایاز محمود طبع 2006ء صفحہ 109)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس Virus کے حوالہ سے دو خطبات ارشاد فرمائے۔مورخہ 21 مارچ 1919ء کو ایک خطبہ میں حضور نے سورۃ الفلق کی تلاوت فرما کر تینوں قل پڑھ کر اپنے جسموں پر پھونکنے کی تلقین فرمائی تا وبائی مرض انفلوئنزا سے ہر احمدی محفوظ رہے۔ بالخصوص یورپ میں اس وبائی مرض کی تباہ کاریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’میں نے جو آج یہ سورۃ پڑھی ہے۔ اس کی خاص غرض ہے اور وہ یہ کہ جیسا کہ مختلف اخبارات سے معلوم ہو رہا ہے پچھلے دنوں میں جو مرض پھیلا تھا۔ وہ آجکل پھر بعض مقامات پر پھوٹ رہا ہے اور یورپ میں تو اس دفعہ قیامت کا نمونہ بنا ہوا ہے لکھا کہ ہسپتال اس قدر مریضوں سے پُر ہیں کہ بہت سے مریض ہسپتالوں کے سامنے پڑے پڑے مرجاتے ہیں اور ان کے لئے علاج کرنے کا موقعہ اور ہسپتال میں داخل کرنے کے لئے جگہ نہیں مل سکتی۔ ڈاکٹر دستیاب نہیں ہوتے اور شفاخانوں میں کہہ دیا جاتا ہے کہ گنجائش نہیں ہے۔ وہاں ایسا سخت حملہ ہے کہ پہلے تو بعض مریض بچ بھی جاتے تھے۔ مگر اب شاید ہی کوئی بچتا ہے۔ ہندوستان کے بعض حصوں میں بھی یہ مرض شروع ہے۔ پنجاب میں بھی ہے۔ مگر تاحال زور اور وبائی صورت نہیں ہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 182-183)

حضورؓ خطبہ کے آغاز میں دیگر مذاہب اور مسلمانوں میں رائج بعض جنتر منتر اور تواہمات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اسلام نے بھی ایک جادو اور تعویذ بتایا ہے، لیکن اس میں اور عام لوگوں کے سمجھے ہوئے جادو میں بڑا فرق ہے۔لوگ جو تعویذ بتاتے ہیں وہ بےمعنی اور بے اثر ہوتے ہیں۔مگر اسلام نے آفات سے بچانے کے لئے جو گُر بتایا ہے اس میں طاقت ہے کہ اگر انسان اس پر عمل کرے اور اس کی تکرار کرے تو بہت سے فتنوں سے بچ جاتا ہے۔لوگوں کے جادو محض لکیریں اور ہندسے اور اشارات ہوتے ہیں مگر میں آج اسلام کا ایک ایسا کلمہ بتاتا ہوں جس پر عمل کرنے سے انسان بلاؤں سے بچ جاتا ہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 179-180)

حضورؓ نے اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور الفلق کی مختصر تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’یہ دُعا ہے جو اسلام نے ہر ایک مومن کو سکھائی ہے۔ اگر اس کا ورد کیا جائے۔تو انسان بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نہیں سوتے تھے۔ جب تک کہ ان دُعاؤں کو پڑھ نہ لیتے تھے۔ رسول کریم ﷺ کا قاعدہ تھا کہ آپ جس وقت بستر پر تشریف لے جاتے تھے تو سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ الناس کو پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونکتے اور جسم پر جہاں جہاں تک ہاتھ جاسکتا تھا ہاتھ پھیر لیتے اور ایسا ہی تین دفعہ کرتے۔ اور اس کے ساتھ اور بھی بعض دعائیں ملاتے تھے اور آیت الکرسی بھی پڑھتے تھے۔ (بخاری کتاب التفسیر باب فصل المعوذات) یہ اس شخص کا دستور العمل تھا جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ:68) اور جس کے لئے خدا کی حفاظت ہر طرف سے قائم تھی اس سے خیال کرسکتے ہو کہ اور لوگوں کے لئے ایسا کرنا کس قدر ضروری ہے۔ جو لوگ یہ دعا نہیں پڑھتے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ضرورت ہے مگر وہ لوگ اس سے واقف نہیں۔ اگر جانتے تو ضرور پڑھتے، لیکن میں آپ لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ قرآن کریم نے ہمیں مصائب و آفات سے بچنے کا یہ گر بتا دیا ہے اور اس سورۃ میں تمام جسمانی آفتوں کا ذکر ہے اور ان سے محفوظ رہنے کا طریق بتایا گیا ہے۔ روحانی آفات اور ان سے بچنے کا ذکر اگلی سورۃ میں ہے۔

پس تمام ابتلاؤں سے بچنے کا گر اس سورۃ میں ہے، لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ نہ تو انسان کو بالکل ہی اسباب کو ترک کر دینا چاہئے اور نہ بالکل اسباب پر ہی گر پڑنا چاہئے۔ کیونکہ اسباب سے ہرگز ترقی نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ پر توکل نہ ہو۔ اور اس کا فضل شامل حال نہ ہو۔ یہ کلمات اسباب ترقی اور حفاظت سے منع نہیں کرتے۔ اصل بیج خیالات ہوتے ہیں۔ اگر بیج کھوکھلا ہو تو کبھی عمدہ کھاد اور اچھی زمین اس کو فائدہ نہیں دے سکتی۔ پس اسباب مہیا کرو لیکن باوجود اس کے کامیابی اُس وقت ہوگی جب اللہ تعالیٰ پر توکل ہوگا اور خدا کے فضل کے جذب کرنے کے لئے دُعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 182)

پھر فرمایا:

’’پچھلی دفعہ ابھی مرض یہاں آیا نہیں تھا کہ میں نے ایک خطبہ میں ہوشیار کیا تھا۔ مگر افسوس کہ اس سے فائدہ نہ اُٹھایا گیا۔ دیکھو خدا تعالیٰ سب کا رب ہے کیونکہ رَبِّ الۡفَلَقِ ہے اس نے ہر ایک چیز پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لیے جب تک اسی سے ہر ایک چیز کے شر سے بچنے کی التجا نہ کی جائے اور وہی انکے شر کو نہ روک دے اور کوئی صورت محفوظ رہنے کی نہیں ہے۔ ’’جے توں اُسدا ہو رہیں تاں سب جگ تیرا ہو۔‘‘ یعنی اگر تو خدا کا ہو جائے تو تمام دنیا تیری ہی خادم ہو جائیگی۔ پس اگر انسان خدا کے لیے ہو جائے اور خدا اس کا ہو جائے تو پھر تمام مخلوق اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دنیا میں بادشاہ سے جس کا تعلق ہو اور حکمران جس پر مہربان ہو لوگ اس کی خوشامدیں کرتے اور اسے نقصان پہنچانے سے ڈرتے ہیں۔ پھر کیا اگر خدا ہمارا ہو جائے تو کوئی آفت ہمارا کچھ بگاڑ سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔

پس اگر اور لوگ بلاؤں اور آفتوں سے ہلاک ہوتے ہیں۔ تو انہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ ان کو ان بلاؤں سے بچنے کا علم نہیں ہے۔ لیکن تم پر اگر مصیبت آتی ہے۔تم اگر آفتوں میں پڑتے ہو تو یہ بات قابل تعجب ہے۔ کیونکہ تمہیں ان سے بچنے کا طریق بتایا گیا ہے۔ کچھ مصائب اور ابتلاء تو ترقی کے لئے ہوتے ہیں۔جن سے گزرنا تمہارے لیے ضروری ہے۔ مگر الٰہی سلسلوں کے لئے وبائیں نہیں ہوتیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ طاعون احمدیوں میں وباء کے طور پر نہیں آئیگی۔مختلف شکلوں میں فرداً فرداً تکلیفیں آتی ہیں۔ مگر ایسی مصیبت جو تباہ کن ہو خدا کی پیاری جماعت کو نہیں آیا کرتی چونکہ تم خدا کی راہ میں قدم مار رہے ہو اور اس کے دین کی اعانت کر رہے ہو۔ اس لیے تم یہ مت خیال کرو کہ تم بے بس اور بے کس ہو۔ اگر تمہارے ساتھ خدا ہے تو کوئی چیز تمہیں گزند نہیں پہنچا سکتی۔ مگر اپنی حالت کو درست کرو۔ تمہیں سامانوں سے منع نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس سے روکا جاتا ہے کہ بالکل سامانوں پر ہی نہ گر پڑو۔

جب مصائب عام ہوں تو ان کے دُور ہونے کے لیے دُعائیں بھی عام ہی ہوتی ہیں۔ ہاں ایسے وقت میں ہوشیار سب کو کر دیا جاتا ہے۔ اور ہلاکتوں سے وہی بچائے جاتے ہیں جو ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ پس اس وقت ہر ایک کو تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھو کہ کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ بہت لوگ مایوسی کے سبب سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مگر تم وہ ہو جنہوں نے خدا کے فضل کے دامن کو پکڑا ہے۔ اس لئے تمہارے لئے کوئی مایوسی نہیں ہے۔ اگر تم پر خدانخواستہ کوئی مشکل آئے تو مت یقین کرو کہ وہ تمہیں تباہ کر یگی کیونکہ تمہارا اس خدا سے تعلق ہے جو واقعی تمام ہلاکتوں سے بچا سکتا ہے۔ مایوسی تو ایسی بُری چیز ہے کہ انسان کو کافر بنا دیتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّہٗ لَا یَایۡـَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡکٰفِرُوۡنَ (یوسف:88) اللہ کی رحمت سے نااُمید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔ پس مایوسی ایسی چیز ہے کہ ایمان گھٹتے گھٹتے کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لیے تم کسی وقت میں اپنے آپ کو مایوس نہ ہونے دو اور خدا پر توکل رکھو۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا یقین اور اس کے فنا کا خوف ہو اور پھر دعاؤں پر زور دو جب یہ بات انسان میں پیدا ہو جائے تو پھر کوئی ہلاکت اس پر اثر نہیں کرسکتی۔ یہ دعائیں ہیں جن کو استعمال کرو۔ ان کے ساتھ وہ دُعائیں بھی ہیں۔ جو حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں۔‘‘

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 183-184)

آج کرونا Pandemic میں بھی اس عمل کو دہرانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر احمدی کو اس مہلک وبا سے محفوظ کر کے اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

از مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 21)

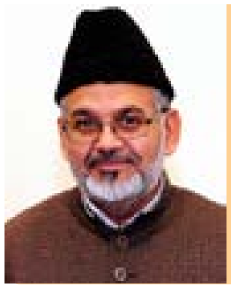

’پاکستان ایکسپریس‘ نومبر 2005ء صفحہ 10 پر خاکسار کا اردو میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے

’’قرآن کریم کے محاسن و فضائل‘‘

خاکسار نے اس میں لکھا کہ ’’قرآن‘‘ کا لفظ قرآن کریم میں قریباً 68 بار استعمال ہوا ہے۔ مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ ارشاد بھی درج ہے:

’’اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ پڑھنے کے لائق کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔‘‘

اس مضمون مین تعلیم القرآن کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور 6-7 احادیث نبویہ بھی لکھی گئی ہیں جن میں قرآن کریم کی اہمیت، برکت اور فضائل بیان ہوئے ہیں مثلاً ایک یہ حدیث کہ قرآن پڑھا کرو قیامت کے دن یہ تمہاری شفاعت کرے گا۔ مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ اس کی بہت سی اقساط اور بھی لکھی جائیں گی۔ معلومات کے لئے مسجد کا فون نمبر بھی دیا گیا ہے۔

’پاکستان ٹائمز‘ یکم دسمبر 2005ء کی اشاعت میں خاکسار کا مضمون بعنوان ’’قرآن کریم کے محاسن و فضائل اور برکات‘‘ شائع کرتا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے جو اخبار کے قریباً نصف صفحہ پر پھیلا ہوا ہے۔ درج ذیل امور بیان کئے ہیں کہ:

اصل بات یہ ہے کہ ہم نے قرآن کریم کی قدر نہیں کی۔ ہم نے قرآن پڑھا ضرور لیکن سوچ کر اور سمجھ کر نہیں پڑھا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہم عمل صالح سے بہت دور جا پڑے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی حدیث درج کی ہے کہ میری امت پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسلام بھی نام کا رہ جائے گا اور قرآن بھی صرف کتابی صورت میں رہ جائے گا اور حالی کا یہ شعر لکھا ہے کہ

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط رہ گیا اسلام کا نام باقی

اور قرآن کریم کی یہ آیت لکھی کہ رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک چھوڑا ہے۔ خاکسار نے کچھ حقائق بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ تجزیہ خود کریں کہ کتنے فی صد مسلمان نمازیں پڑھتے ہیں، جو پڑھنے والے ہیں کیا انہیں نماز کا ترجمہ آتا ہے۔

کتنے فی صد لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں؟ کتنے لوگ وعدہ کے پابند ہیں؟ آج سب سے زیادہ غیر معتبر بات مسلمان کی ہے؟ کیونکہ قرآن کریم سے عمل اٹھ گیا ہے۔

پھر ’’اللہ میاں کا خط‘‘ کا عنوان دے کر لکھا ہے کہ یہ احکم الحاکمین کی طرف سے خط آیا ہے لیکن اس کے پڑھانے اور پڑھنے کی طرف توجہ کم کی جاتی ہے۔ ہاں لوگ تعویذ، گنڈوں میں ضرور اس کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب قرآن کریم کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہے کہ آخری زمانے میں لوگ قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ یعنی قرآن پڑھنے کا ان پر کچھ اثر نہ ہوگا۔

’اردو لنک‘ نے اپنے 2 دسمبر 2005ء صفحہ 6 پر ’’دین کی باتوں‘‘ کے تحت خاکسار کا مضمون بعنوان ’’قرآن کریم کے محاسن و فضائل و برکات‘‘ کی دوسری قسط شائع کی ہے۔ مضمون میں قرآن و احادیث سے محاسن اور برکات و فضائل لکھی گئی ہیں۔ ایڈیٹر نے ایک پیراگراف کو خصوصیت کے ساتھ نمایاں کر کے لکھا ہے اور وہ حصہ یہ ہے:

’’لاکھوں ایسے لوگ ہوں گے کہ اگر کبھی قرآن پڑھ بھی لیا تو اس کے معانی سے قطعی ناواقفیت ہوگی۔ قران ضرور پڑھ لیتے ہوں گے مگر پڑھنے میں انہیں کوئی لطف اور مزا نہیں آتا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انہیں قرآن سے محبت بھی پیدا نہیں ہوسکتی۔

آجکل تو قرآن کریم کی آیات سے لوگ وظیفے کر رہے ہیں، کوئی تعویذ گنڈوں میں استعمال کر رہا ہے اور لوگوں نے اسے اپنے مادی وسائل اور مسائل اور روزی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ جو کہ قرآن کریم کی ہتک ہے۔

’چینو چیمپئن‘ نے اپنی اشاعت 3 دسمبر 2005 صفحہ C6 پر ایک مختصراً خبر دی ہے جس کا عنوان ہے ’’مختلف المذاہب گروپس کا مسجد کا وزٹ‘‘

خبر میں لکھا ہے کہ بہت سے سکولوں کے طلباء اور مذہبی لوگوں نے مسجد بیت الحمید کا گزشتہ ماہ نومبر میں وزٹ کیا جس کا مقصد اسلام کی تعلیمات سے آگاہی تھا۔

مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر جو احمدیہ مسلمہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں نے طلباء اور مذہبی گروپس کو اسلام کے بارے میں بتایا۔

’چینو ہل چیمپئن‘ نے 3 دسمبر کی اشاعت صفحہ C5 پر ہماری خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان یہ لگایا ہے کہ ’’مختلف المذاہب گروپس کا مسجد میں وزٹ‘‘ یہ خبر پہلے بھی آچکی ہے۔ لیکن اخبار کا نام تھا چینو چیمپئن۔ یہ چینو ہل چیمپئن اخبار ہے۔

’الاخبار‘ عربی اخبار نے بھی اپنے انگریزی سیکشن میں مندرجہ بالا خبر دو تصاویر کے ساتھ اپنی 7 دسمبر 2005ء کی اشاعت صفحہ 30 پر شائع کی ہے۔ خبر کے آخر میں اخبار لکھتا ہے کہ امام شمشاد اور جماعت احمدیہ کے تمام لوگ سب کو کھلی دعوت دیتے ہیں کہ وہ جب چاہیں ہمیں آکر مل سکتے ہیں۔ اور اپنے اپنے سوالات کے جواب لے سکتے ہیں۔ کال کرنے کے لئے مسجد کا فون نمبر بھی درج ہے۔

’مسلم وائس‘ یہ اخبار مسلم کمیونٹی کا ہے جو کہ ایروزونا فی نکس سے نکلتا ہے اور امریکہ کی مختلف ریاستوں میں پڑھا جاتا ہے۔ اس نے اپنی 7 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ہماری خبر شائع کی۔ خبر کا عنوان ہے: ’’طلباء اور مذہبی گروپس نے احمدیہ مسلم مسجد کے وزٹ پر خوشی محسوس کی۔‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ

چینو۔ چینو ہل اور مسجد بیت الحمید احمدیہ مسلم مسجد کے ارد گرد کے علاقوں اور شہروں سے سکول کالج کے طلباء ان کے والدین اور مذہبی گروپس نے مسجد بیت الحمید کا وزٹ کیا تا کہ وہ اسلام کے بارہ میں زیادہ معلومات حاصل کر سکیں۔ سینکڑوں طلباء نے اس سال اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے خواہش کا اظہار کیا۔ طلباء اپنے والدین کے ساتھ مسجد بیت الحمید آئے۔ بعض لوگ دوبارہ بھی مسجد میں آئے کیونکہ انہوں نے مسجد بیت الحمید کے لوگوں کو محبت کرنے والا پایا کیونکہ ان کا ماٹو ہی یہ ہے ’’محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ اور یہ سب کے لئے بلا امتیاز مذہب، رنگ و نسل ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ: لوگ جب مسجد بیت الحمید آتے ہیں تو یہ لوگ آنے والے مہمانوں کی پہلے ضیافت کرتے ہیں کیونکہ یہ عین اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ کیونکہ بعض لوگوں کے لئے جو پہلی دفعہ مسجد آرہے ہوتے ہیں مسجد کا وزٹ پریشان کن ہوتا ہے۔ اس طرح ان کی پریشانی دور ہو جاتی ہے اور ان کے لئے دوستانہ ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ جو طلباء اور والدین مسجد میں آئے انہیں پہلے مسجد دکھائی گئی۔ مسجد کا اندرونی حصہ بہت صاف اور سادہ ہے۔ صرف دیوار پر پانچ نمازوں کے بتانے کے لئے گھڑیاں نصب تھیں۔

امام شمشاد ناصر جو مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے مشنری ہیں طلباء سے ملے اور طلباء اور والدین کو اسلام کی تاریخ، عقائد اور تعلیمات کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔

بچوں نے مختلف قسم کے سوالات کئے مثلاً مسجد میں مرد اور عورتیں الگ الگ کیوں نماز پڑھتے ہیں؟ عورتیں اپنے سروں کو کیوں ڈھانپتی ہیں؟ مسلمان سور کا گوشت کیوں نہیں کھاتے؟ کعبہ کی طرف نماز میں منہ کیوں کرتے ہیں؟ پانچ وقت نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ کالج کے طلباء نے خاص طور پر یہ سوال بھی پوچھا کہ مسلمان جو مڈل ایسٹ میں ہیں وہ کیوں امن سے نہیں رہ سکتے؟ دہشت گردی کا ان کے ساتھ کیا جوڑ ہے؟ فلسطین اور اسرائیل کا کیا معاملہ ہے؟ امام شمشاد نے سب کے سوالوں کا جواب دیا۔

اخبار لکھتا ہے تمام طلباء اپنے سوالوں کے صحیح جواب لے کر لوٹے جس سے ان کی تسلی ہوئی۔ اخبار نے لکھا:

All the students left with much clearer understanding of the issues discussed and cheered the Imam for his “Great Answers” as remarked by many students and even their parents.

اس کے علاوہ طلباء کو بہت سا اسلامی لٹریچر بھی دیا گیا تا وہ اپنے پراجیکٹ کو احسن طور پر کر سکیں۔ والدین نے امام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنی مسجد کے دروازے ان کے لئے کھولے جس سے انہیں اسلام کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوئی۔

اخبار نے مزید لکھا کہ امام شمشاد کو اس سے پہلے بھی بہت سے لوگوں نے جنہوں نے مسجد کا وزٹ کیا تھا احسن رنگ میں شکریہ کہا۔

اسی طرح ایک اور کالج جس کو کلیرمانٹ کالج کہا جاتا ہے۔ میں بھی امام شمشاد نے لیکچر دیا جہاں انہیں خاص طور پر کہا گیا تھا کہ وہ احمدیہ فرقہ کے بارے میں اور ان کا دوسرے مسلمان فرقوں سے اختلاف کے بارے میں ہی لیکچر دیں۔ اس پر امام نے کالج کے طلباء کے سامنے قرآن اور حدیث سے وہ دلائل پیش کئے جن میں آخری زمانے میں آنے والے موعود کے بارے میں پیشگوئیاں تھیں۔ اسی طرح انہوں نے بتایا کہ ان سب پیشگوئیوں کے

مصداق بانی جماعت احمدیہ تھے اور مسیح ومہدی کے بارے میں جو روایات ہیں وہ ایک شخص کے ہی دو منصب ہیں نہ کہ دو الگ الگ شخصیات اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ امام شمشاد نے تفصیل کے ساتھ معلومات دیں اور اختلافات کے بارے میں بتایا۔ امام شمشاد نے ہر سوال کے جواب پر سوال کرنے والے سے پوچھا کہ آیا میرا جواب آپ کو سمجھ آ گیا ہے یا نہیں؟

اس اخبار کے آخری حصہ میں جو خبر دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ پومونا کی ایک کونسل جو سب لوگوں کو متحد رکھنے کی کوشش کرتی ہے، کے ممبران نے 13 نومبر کو مسجد بیت الحمید کا وزٹ کیا۔ اس موقعہ پر بھی امام شمشاد نے حاضرین کو ''اسلامی عبادت'' کا مفہوم اور طریق سکھایا۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام شمشاد اور جماعت احمدیہ کے ممبران ہر ایک کو مسجد میں آنے کی کھلی دعوت دیتے ہیں تا کہ وہ اپنے شکوک وشبہات کا ازالہ کرسکیں۔ اس خبر میں دو تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ ایک تصویر میں کالج اور سکول کے طلباء اپنے والدین کے ساتھ اسلام کے بارہ میں معلومات سن رہے ہیں جبکہ دوسری تصویر میں پومونا کونسل کے ممبران امام شمشاد ناصر کے ساتھ ہیں۔

الانتشار العربی اخبار اپنی اشاعت 8 دسمبر 2005ء میں صفحہ 22 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ قریباً ایک پورے صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ عربی زبان میں شائع کرتا ہے۔ اخبار نے لکھا:

یہ خطبہ جمعہ حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا تھا جسے ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام ممالک میں دیکھا اور سنا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف کی آیت 158 تلاوت فرمائی تھی۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ...... الخ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے استدلال فرمایا تھا کہ اسلام نے بدعات و رسومات سے منع فرمایا ہے اور آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد بیان فرمایا کہ ان تمام رسومات جو گلے کا طوق بن چکی تھیں، سے آپؐ نے ہمیں آزاد کروایا ہے۔

اخبار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے وہ حصے نقل کئے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ شادی بیاہ کے مواقع پر خصوصیت کے ساتھ ہمارے معاشرہ میں غلط رسومات، غیر اسلامی باتیں رواج پا گئی ہیں۔ ان رسومات میں گانے بجانے اور رقص ڈانس وغیرہ ہوتا ہے جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکناف عالم میں پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کریں اور بدعات سے بکلی اجتناب کریں اور حکم و عدل کی باتوں پر چلیں۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عورت کے حق مہر کی ادائیگی بھی کرنی چاہئے جو کہ اس کا حق ہے اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی روشنی میں بطیب خاطر ادا ہونا چاہئے۔

شادی بیاہ کے موقع پر لوگ اسراف سے بھی کام لیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ ان سب باتوں میں میانہ روی کو اختیار کرنا چاہئے جو کہ عین اسلامی تعلیم ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی 9/دسمبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ 22 پر قریباً پورے صفحہ پر خبر 2 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے جس کا عنوان یہ ہے:

''طلباء اور دیگر مختلف مذہبی گروپس نے احمدیہ مسلم مسجد کا وزٹ کیا''

انڈیا پوسٹ نے اپنے سورسز کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ چینو میں مسجد بیت الحمید جو جماعت احمدیہ کی مسجد ہے، کو وزٹ کرنے کے لئے بہت سارے مذہبی اور دیگر گروپس آئے تا اسلام کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کرسکیں۔ بہت سے طلباء نے اپنے پراجیکٹ مکمل کرنے کے لئے جو ''اسلام'' کے بارے میں یا ''مسجد بیت الحمید'' کے بارے میں تھے، معلومات حاصل کرنے کے لئے مسجد آئے۔ طلباء کے ساتھ ان کے والدین بھی تھے۔

ان طلباء نے دوسروں سے سنا تھا کہ مسجد بیت الحمید کے مسلمان محبت اور پیار اور احترام سے پیش آنے والے مسلمان ہیں۔ اور ان کا ماٹو بھی یہ ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ اور ان کا یہ عمل ہر ایک کے لئے بلا امتیاز مذہب ہے۔

مسجد میں ایسے گروپس کے آنے پر سب سے پہلے ان کی ضیافت کی جاتی ہے تا کہ لوگوں کے ساتھ باہمی میل ملاپ سے ان کی اگر کوئی فکر اور پریشانی ہے تو وہ دور ہو جائے۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو پہلی دفعہ مسجد کا وزٹ کر رہے ہیں انہیں کسی قسم کی اجنبیت محسوس نہ ہو۔

نوٹ: بعض لوگ مسلمانوں کی کسی بھی مسجد کا وزٹ کرنے سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ پتہ نہیں وہ کیا کر دیں۔ جیسا کہ خاکسار واشنگٹن کے بارے میں لکھ آیا ہے کہ ایک دفعہ 3 بچیاں جن کے سکول کا پراجیکٹ تھا وہ مسجد کی تصویریں لے رہی تھیں لیکن خاکسار کو دیکھ کر بھاگ رہی تھیں۔ جب انہیں بتایا گیا کہ ہم ایسے نہیں ہیں تو ان کو کچھ تسلی ہوئی کیونکہ انہوں نے بتایا کہ ہم نے سنا ہے کہ مسلمان عورتوں کو مارتے ہیں اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک کرتے ہیں وغیرہ۔

اخبار نے لکھا کہ جب طلباء یا غیر مسلم وزٹ کرتے ہیں تو انہیں مسجد کا معائنہ بھی کروایا جاتا ہے۔ ان کی مسجد بہت سادہ ہے۔ اندر کسی قسم کی کوئی تصویر وغیرہ نہیں ہے۔ سوائے 5 گھڑیوں کے جن کے ذریعہ روزانہ کی پانچ نمازوں کے اوقات Fix ہوتے ہیں۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید طلباء سے ملتے ہیں اور انہیں اسلام کی تاریخ کے بارے میں تفصیل سے بتاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلام کے ارکان وعقائد اور ان کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ اخبار نے مزید لکھا:

سوالوں میں زیادہ معروف سوال یہ ہوتے ہیں کہ عورت اور مرد کیوں الگ الگ ہال میں نمازیں پڑھتے ہیں؟ مسلمان سؤر کیوں نہیں کھاتے؟ کعبہ کی طرف کیوں رُخ کر کے نماز پڑھتے ہیں؟ دن میں 5 مرتبہ کیوں نماز پڑھتے ہیں؟

طلباء نے دہشت گردی کے بارے میں بھی سوالات کئے اور خصوصاً مڈل ایسٹ کے مسلمانوں کے حوالہ سے کہ وہ کیوں دہشت گردی میں ملوث ہوتے ہیں؟ اس کے علاوہ اسرائیل اور فلسطین کے حوالہ سے بھی سوالات ہوئے۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد نے سب سوالوں کے جواب دیئے اور طلباء اپنے شکوک وشبہات ختم کر کے واپس گئے۔ امام شمشاد نے کہا کہ اس میں کچھ سیاسی نوعیت کے سوال ہیں اور کچھ مذہبی۔ میں آپ کو سب کے جواب دوں گا۔

تمام طلباء اور والدین نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ ان کو مسجد آنے کی اجازت دی گئی اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ ''شکریہ'' کے جذبات اور شکریہ کا اظہار بہت سارے والدین اور طلباء نے کیا۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد نے کلیرمانٹ کالج میں بھی اسلام کے بارے میں لیکچر دیا تھا اور اس میں بھی تفصیل کے ساتھ جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا اور سوالوں کے جواب دیئے جس پر انہیں وہاں پر بھی خاص احترام سے نوازا گیا۔

اس کے علاوہ مسجد بیت الحمید میں اس ماہ انٹر فیتھ کلرجی میٹنگ ہو گی جس میں 20 سے زائد لوگ (مذہبی لیڈر) شامل ہوں گے۔ ان پروگراموں میں قرآن کریم کی تعلیمات اور عبادت کے بارے میں بیان کیا جائے گا۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 9 دسمبر 2005ء کے صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کے مضمون بعنوان ''قرآن کریم کے محاسن وفضائل اور برکات'' کی تیسری قسط شائع کی ہے جس میں قرآن کریم کی تاثیر کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ان واقعات میں خصوصیت کے ساتھ حضرت عمرؓ کا قبول اسلام اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا یہ واقعہ جو تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تجھے میرا قرب صرف قرآن کریم سے حاصل ہوسکتا ہے تحریر تھے۔

الانتشار العربی نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبۂ جمعہ کا خلاصہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ عربی میں اخبار کے 1/4 حصہ پر شائع کیا۔ اس خطبۂ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کے صحیح معانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی نیز خدمت انسانیت کی طرف بھی متوجہ کیا۔

خطبہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کی خدمات جو ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہو رہی ہیں، اُن کا ذکر فرمایا۔

الاخبار عربی نے بھی اپنی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ 1/4 صفحہ پر خطبۂ جمعہ کا خلاصہ عربی زبان میں شائع کیا ہے۔ اس خطبۂ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاحزاب کی آیت 22 کی تشریح فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اپنے تمام کاموں میں اسوۂ حسنہ بنانے کی تلقین فرمائی ہے (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ الاحزاب 22) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی کہ اگر اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کی پوری پوری اطاعت اور پیروی کریں یعنی اخلاقیات میں، عبادات میں، بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک میں، عیادت مریض وغیرہ میں۔ خطبہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات پڑھیں جن میں آنحضرت ﷺ کی ارفع و اعلیٰ شان بیان کی گئی تھی۔

ڈیلی بلٹن اپنی اشاعت 15دسمبر 2005ء کے صفحہ A3 پر خبر دیتا ہے جو Mason Stackstill نے لکھی ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"مسلم نوجوانوں نے قومی ایوارڈ جیتا"

احمدیہ مسلم کمیونٹی کے نوجوانوں نے جن کا تعلق لاس اینجلس ایسٹ کی جماعت سے ہے، نیشنل لیول پر خدمات کا ایوارڈ جیتا ہے۔ نوجوانوں نے پیسے اکٹھے کر کے بے گھر لوگوں (مرد وخواتین اور بچوں) کے لئے کھانا مہیا کیا جو کہ خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہے۔ اسی طرح احمدیہ مسلم نوجوانوں نے شہر کے مختلف دیواروں پر سے نازیبا اشتہارات اور کلمات کو بھی صاف کیا۔ اسی طرح ان نوجوانوں نے خون کے عطیہ جات کے لئے بھی انتظام کیا۔

چینو چیمپئن نے 17 دسمبر 2005ء کے شمارے کے صفحہ B7 پر مختصراً خبر دی کہ 23 تا 25 دسمبر 2005ء کو جماعت احمدیہ کے ویسٹ کوسٹ کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے جس میں 800 سے زائد لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں۔

الاخبار عربی نے اپنے انگریزی سیکشن میں 21 دسمبر 2005ء کے صفحہ 5 پر احمدیہ مسلم نوجوانوں کے ایوارڈ جیتنے کی خبر فوٹو کے ساتھ دی ہے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم نوجوان امام شمشاد ناصر کے ساتھ ٹرافی تھامے ہوئے جو انہوں نے سوشل سروسز کرنے پر جیتی ہے۔

خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر لکھی جا چکی ہے۔ اس خبر میں دو باتوں کا مزید ذکر ہے۔ ایک یہ کہ سوشل سروسز میں ان کی مجلس امریکہ کی دیگر مجالس (خدام الاحمدیہ) میں سب سے اول رہی اور ٹرافی جیتی۔ دوسرے انہوں نے دیگر سروسز (خدمات) کا ذکر کرنے کے علاوہ ملکی شاہراہ کی صفائی کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان کے نوجوانوں نے ملکی شاہراہ کی صفائی بھی اپنے ذمہ لی ہوئی ہے جس کی صفائی وہ باقاعدگی سے کرتے ہیں۔

آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف اور ویب سائٹ کا ذکر ہے نیز مسجد بیت الحمید اور خاکسار کا ذکر کیا گیا ہے کہ امام شمشاد ناصر نے کہا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو سوشل سروسز کرتے رہنا چاہئے اور خاص طور پر یہ کہ ہر ایک کو اس بات کی نگرانی کرنی چاہئے کہ اس کی ہمسائیگی میں کوئی بھوکا نہ سوئے۔ آخر پر مسجد کا فون نمبر بھی درج ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 23 دسمبر 2005ء کے صفحہ C 39 پر ویسٹ کوسٹ کے سالانہ جلسہ کی تاریخوں کا اعلان کیا ہے کہ یہ جلسہ 23 تا 24 دسمبر کو Fairplex میں منعقد ہو گا۔ جلسہ میں تقاریر، سوال و جواب اور کھانا بھی پیش کیا جائے گا۔

دی سن۔ سین برنارڈینو کونٹی نیوز پیپر۔ خاکسار اس اخبار کے دفتر اور ایڈیٹر سے ملنے کے لئے بھی متعدد مرتبہ گیا۔ ان کا تعاون بھی حاصل رہا۔ اس اخبار نے اپنی 24 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں صفحہ B3 پر نصف صفحہ سے زائد کی خبر دی ہے۔ خبر میں ایک تصویر بھی ہے جس میں جماعت کی دو بچیاں دعا کر رہی ہیں۔ بچیوں کے نام عزیزہ سارہ احمد اور عزیزہ شمع راجپوت ہیں۔

اس خبر میں ویسٹ کوسٹ کے 20 ویں جلسہ سالانہ کی خبر ہے۔

خبر کی رائٹر Monica Rodriguer ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبران فیئر پلیکس (Fairplex) میں 3 دن کے لئے اکٹھے ہوئے تھے جہاں انہوں نے اپنا 3 روزہ سالانہ جلسہ کیا جس میں روحانیت کو بڑھانے اور علاقہ میں انٹر فیتھ کو مزید مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی باتیں ہوئیں۔

اس ویسٹ کوسٹ جلسہ میں قریباً 700 سے ایک ہزار مندوبین شامل ہوئے۔

اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے مکرم سید وسیم صاحب نے بتایا کہ اس میں شامل ہونے سے اس بات کا بھی موقع ملتا ہے کہ انسان اپنے روزانہ کے کاموں کے پریشر سے نکل کر روحانیت میں قدم بڑھائے۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے کہا کہ ہمارے جلسے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ علاقہ کے انٹر فیتھ لوگوں سے مضبوط تعلقات استوار کریں۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں پیدا ہونے والے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہی مسیح موعود ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے۔

جماعت احمدیہ کا ماٹو ہے کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔

شمشاد ناصر نے مزید کہا:

اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے جماعت کے افراد کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کا احترام کیا جائے اور انہیں سمجھا جائے۔

شمشاد ناصر نے مزید کہا کہ ہماری کوشش ہے کہ اس طریق پر ایک دوسرے کو قریب لایا جائے۔ جب یہ مقصد حاصل ہو جائے گا تو دنیا میں امن قائم کرنے کا ایک زینہ طے ہو سکے گا۔

جلسہ کے پہلے دن یعنی جمعہ کے دن علاقہ کے مذہبی لوگ اور گورنمنٹ کے افسران بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ عیسائی پادری محترمہ جائس کرک نے کہا کہ اس جلسہ کی وجہ سے ہمارے لوگوں اور جماعت احمدیہ کے لوگوں کے درمیان ہم آہنگی اور گہرے رشتے کا تعلق پیدا ہوا ہو گا۔ جلسہ کے مندوبین سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اپنے عیسائی چرچ کے لوگوں کی طرف سے سب حاضرین سے معافی مانگتی ہوں کیونکہ ہمارے لوگ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ ہم دوسرے مذاہب کے لوگوں کا احترام کریں۔

چینو کے کونسل ممبر نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں پر جتنے مذاہب والے بھی ہیں سب کا یہ پکا عقیدہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

محترمہ صوفیہ مقصود صاحبہ خواتین کے سیشن میں تقریر کریں گی جو جماعت احمدیہ بیت البصیر کی ممبر ہیں۔ تقریر کا موضوع ہو گا "امریکہ میں رہتے ہوئے ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکتے ہیں۔" امریکہ میں ہمیں اتنے چیلنجز ہیں جس سے یہ کام بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔ اسی طرح ہمارے بچوں کو جو شادی بیاہ کے چیلنجز ہیں ان کا مقابلہ ہمیں کس طرح کرنا ہے۔ اور ہمیں اپنے بچوں کو اسلام کی تعلیمات سکھانے میں کس طرح مدد کرنا ہو گی۔

محترمہ صوفیہ مقصود صاحبہ نے مزید کہا کہ ہمیں امریکہ میں ہر قسم کی مذہبی آزادی بھی میسر ہے اور ہم اس آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی 24 دسمبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ A-6 پر خبر دی ہے جس کا عنوان ہے:

"نوجوان خدمت کا ایوارڈ حاصل کرتے ہیں۔"

اس خبر میں ایک تصویر بھی ہے اور تصویر کے نیچے اخبار نے تمام نوجوانوں کے نام بھی لکھے ہیں جو یہ ہیں:

احمدیہ مسلم نوجوان ٹرافی دکھا رہے ہیں جو کہ انہوں نے حال ہی میں سوشل سروسز کرنے کی وجہ سے جیتی ہے۔ (تصویر میں بائیں سے دائیں طرف) مکرم فہد راجپوت صاحب، مکرم جمیل متین صاحب، مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم توثیق اسلام صاحب، مکرم سفیان فاروق صاحب، مکرم بلال راجپوت صاحب، مکرم سید زکی صاحب، مکرم انس چوہدری صاحب، مکرم فیضان فاروق صاحب، مکرم فیصل راجپوت صاحب، مکرم ارمغان جٹالہ صاحب، مکرم امام شمشاد ناصر صاحب، مکرم ناصر نور صاحب، مکرم ایشان خالد صاحب، مکرم رضوان جٹالہ صاحب اور مکرم چوہدری احمد صاحب۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے حال ہی میں سوشل سروسز بجالانے پر ٹرافی جیتی ہے۔ اس ایوارڈ کو حاصل کرنے کی تقریب دراصل واشنگٹن میں ہونے والا ان کا نیشنل اجتماع تھا۔ مکرم فیصل راجپوت صاحب جو کہ نوجوانوں کے سوشل سروسز کے سیکرٹری ہیں، نے اپنے نوجوانوں کو ساتھ لے کر اس خدمت کے لئے پیسے اکٹھے کئے اور 300 سے زائد بے گھر افراد میں کھانا تقسیم کیا۔ انہوں نے خون کے عطیہ جات کے لئے بھی انتظام کیا۔

مسجد بیت الحمید میں ایک تقریب کے انعقاد کے دوران امام مسجد بیت الحمید سید شمشاد احمد ناصر نے ان کی اس خدمت کو سراہا اور انہیں مزید کام کرنے کی ترغیب دی کیونکہ اس قسم کی خدمات سے ان کی اپنی کیمونٹی اور سوسائٹی مضبوط ہوتی ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت مورخہ 24 دسمبر 2005ء بروز ہفتہ میں قریباً پورے صفحہ کی خبر دی ہے۔ اس خبر کا عنوان ہے:

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

مسلمان روحانیت بڑھانے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ یہ رپورٹ Monica Rodriguez نے لکھی ہے اور دو تصاویر ہیں۔ ایک تصویر بڑی ہے جس میں ہماری دو بچیاں دعا کر رہی ہیں۔ جن کے نام اخبار نے عزیزہ سارہ احمد اور عزیزہ شمع راجپوت لکھے ہیں۔ نیز لکھا ہے کہ وہ 20ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فیئر پلیکس میں دعا کر رہی ہیں۔ دوسری تصویر میں ایک دوست مکرم علی مباشر اللہ شہباز صاحب قرآن کریم پڑھتے دکھائی دے رہے ہیں۔

یہ خبر جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ کے 20 ویں جلسہ سالانہ کے بارے میں ہے۔ جماعت احمدیہ کے ممبران فیئر پلیکس میں اپنے جلسہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ مکرم سید وسیم صاحب نے بتایا کہ جلسہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم اپنے دنیاوی کاروبار کو ایک طرف رکھتے ہوئے روحانیت کو حاصل کرنے کے لئے جمع ہوں۔ اخبار نے جماعت احمدیہ کا تعارف دیتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ 19 ویں صدی میں ظاہر ہونے والے ہندوستان کے (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) پر یقین رکھتی ہے کہ وہ اس زمانے کے ریفارمر اور مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ اس جماعت کا ماٹو ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

امام شمشاد نے بتایا کہ ہمارے جلسہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ اپنے روابط اور تعلقات کو بھی مضبوط کیا جائے اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اپنے اس ماٹو کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں، جماعت کوشش کرتی ہے کہ دوسرے مذاہب کا احترام کیا جائے اور انہیں سمجھا جائے اور لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کیا جائے۔

اخبار نے لکھا کہ جلسہ سے پہلے صرف جمعہ کے روز دیگر مذہبی لیڈروں نے اور حکومتی سطح کے آفیشلز نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

ایک چرچ کے پادری صاحب نے کہا کہ اس قسم کے جلسوں سے میرے چرچ کے لوگوں اور جماعت احمدیہ کے افراد کے درمیان تعلقات مضبوط ہوں گے اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ہمارا یہ مطمح نظر ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عزت اور احترام بھی کریں۔ ایک کونسل ممبر نے بھی تقریر میں کہا کہ دیگر مذاہب کے لیڈروں کی باتیں سننے سے ہی میں اس یقین پر قائم ہوا ہوں کہ ہم اختلافات رکھنے کے باوجود آپس میں عزت و احترام سے اس معاشرہ میں رہ سکتے ہیں۔

جلسہ کے دوران مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مکرمہ صوفیہ مقصود صاحبہ جوسلی کین ویلی سے آئی تھیں نے کہا اس وقت ہم سب کو معاشرہ میں بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے اور خصوصاً اپنے بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں بہت سے روزمرہ کے مسائل ایسے ہیں جو ہمیں خدا کی عبادت سے دور لے جا سکتے ہیں جن کا ہم نے مقابلہ کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مزید کہا کہ شادی بیاہ کے بارے میں جو اسلام کی صحیح تعلیمات ہیں ان کو روشناس کرانا ضروری ہے تا غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

انہوں نے کہا امریکہ میں ہمیں مذہب پر عمل کرنے کی پوری پوری آزادی حاصل ہے بغیر کسی خوف کے کہ ہمیں کوئی ظلم کا نشانہ بنائے گا۔

سین برناڈینو کونٹی سن 25 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں سٹاف رائٹر مونیکا نے ہمارے ویسٹ کوسٹ کے بیسویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر دی ہے اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد جمعہ کے دن فیئر پلیکس پومونا میں اپنے بیسویں جلسہ سالانہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ جس کا مقصد اپنے لوگوں کی روحانیت بڑھانا۔ دیگر مذاہب کے درمیان افہام وتفہیم پیدا کرنا ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ اس میں 800 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ وسیم سید جو ناظم پروگرام ہیں نے کہا ہے کہ اس قسم کے جلسوں میں شامل ہو کر انسان زندگی کے دوسرے مشاغل کے اثر سے نکل کر روحانیت کی طرف آتا ہے۔ امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید چینو کا کہنا ہے کہ دیگر فوائد کے علاوہ ایک فائدہ اس کا یہ بھی ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگوں سے رابطہ اور تعلقات بڑھتے ہیں اور انہیں سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مسجد بیت الحمید سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ 19 ویں صدی میں آنے والے مصلح، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ ہیں جن کے آنے کے بارے میں قرآن مجید میں ہے۔ اس جماعت کا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ اس قسم کے جلسوں کی ایک غرض یہ بھی ہے تا ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقعہ ملے۔ پادری جوائس کرک نے کہا کہ جلسہ میں شامل ہو کر ہمارے فرقہ کے لوگوں کا جماعت احمدیہ کے لوگوں کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا ہو گا۔ انہوں نے حاضرین سے معافی مانگی کہ بعض اوقات عیسائیوں نے غلطیاں کی ہیں اور دوسروں کو دکھ پہنچایا ہے۔ میں سب سے معافی مانگتی ہوں۔ انہوں نے کہا: ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔

چینو کونسل ممبر مسٹر ڈنکن نے کہا کہ مختلف مذاہب میں بہت سی باتیں مشترک ہیں جو ہمیں اکٹھا اور پر امن رہنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ

تین دن کے جلسہ میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان سے ایک انسان سوسائٹی میں بہتر زندگی گزار سکتا ہے۔

مکرمہ صوفیہ مقصود صاحبہ جوسلی کین ویلی کی مسجد بیت البصیر سے یہاں جلسہ کے لئے آئی ہیں وہ خواتین کے اجلاس میں تقریر کریں گی کہ اس سوسائٹی میں رہتے ہوئے ہمیں اپنے بچوں کی تربیت کس طرح کرنی ہے۔ انہوں نے کہا ان میں سے ایک چیلنج یہ ہے کہ بعض چیزیں ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے بھی غافل کر دیتی ہیں۔ اسی طرح شادی بیاہ کے معاملات میں بھی لوگوں کو غلط فہمیاں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ میں ہمیں اپنے مذہب پر عمل کی پوری پوری آزادی حاصل ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

بقیہ: دربار خلافت ...... از صفحہ 2

پر گئے۔ اُس وقت صرف ایک ہی مسئلہ زیرِ بحث تھا۔ اور وہ وفاتِ مسیح کا مسئلہ تھا۔ مناظرہ وغیرہ تو میرٹھ کے شریر اور فسادی لوگوں کے باعث نہ ہوا۔ لیکن مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کی تقریر ضرور مَیں نے وفاتِ مسیح کے متعلق سنی۔ کہتے ہیں کہ میرٹھ کی پبلک سے جو جھگڑا مناظرے کے متعلق ہوا اُس کے علیحدہ ایک رسالے میں واقعات آ گئے ہیں۔ بہر حال اس کے بعد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے خان صاحب موصوف سے عرض کیا کہ اگر حضرت اقدس کہیں میرٹھ کے قریب قریب تشریف لائیں تو مجھے ضرور اطلاع دیں۔ میں ایسے عظیم الشان شخص کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر نہ دیکھوں تو بڑی بدنصیبی ہو گی۔ وہ کہتے ہیں اُس وقت مجھے بیعت کا خیال تو نہیں تھا۔ اس کے بعد 1904ء میں ایک بہت بڑا زلزلہ آیا جس کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ اس کے بعد ایک دن خانصاحب موصوف نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی تشریف لا رہے ہیں۔ آپ بھی زیارت کے لئے چلیں۔ کہتے ہیں میں نے آمادگی ظاہر کر دی اور پھر ہم دہلی چلے گئے۔ دہلی میں حضرت اقدسؑ کا قیام الف خان والی حویلی میں جو محلہ چتلی قبر میں واقع ہے وہاں تھا۔ میں اور خانصاحب موصوف بذریعہ ریل دہلی پہنچے۔ غالباً بارہ، ایک بجے کا وقت تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ مکان کے اوپر کے حصہ میں تشریف رکھتے تھے اور نیچے دوسرے دوست ٹھہرے ہوئے تھے۔ مکان میں داخل ہوتے ہوئے میری نظر مولوی محمد احسن صاحب پر پڑی۔ چونکہ ان سے تعارف میرٹھ کے قیام کے وقت سے ہو چکا تھا تو میں ان کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ تھوڑی دیر میں غالباً خان صاحب نے جو اس برآمدہ میں بیٹھے تھے جس کے اوپر کے حصہ میں حضرت اقدسؑ کا قیام تھا مجھ کو اپنے پاس بلالیا۔ میں ایک چارپائی پر پائینتی کی طرف بیٹھ گیا اور باتیں کرنے لگا۔ جہاں میں بیٹھا تھا ان کے قریب ہی زینہ تھا، سیڑھیاں تھیں گھر کے اوپر والے حصے میں جانے کی، تو کہتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ اوپر سے تشریف لے آئے۔ سیڑھیوں کی طرف میری پشت تھی۔ اور مَیں نے آتے ہوئے دیکھا نہیں۔ حضور علیہ السلام نیچے تشریف لائے اور آہستگی سے آ کر میرے برابر پلنگ کی پائینتی پر بیٹھ گئے۔ میرے ساتھ ہی بڑی بے تکلفی سے بیٹھ گئے۔ کہتے ہیں مَیں تو پہچانتا نہیں تھا۔ جب حضور بیٹھ گئے تو اس وقت پہچاننے والا اور کوئی تھا نہیں۔ تو کسی نے مجھے بتلایا کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ اس وقت میں گھبرا کر وہاں سے اٹھنا چاہتا تھا کہ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہیں بیٹھے رہیں۔ یہ یاد نہیں کہ حضورؑ نے مجھ کو بازو سے پکڑ کر بٹھا دیا یا صرف زبان سے ارشاد فرمایا۔ حضرت صاحب کے تشریف لانے کے بعد تمام دوستوں کو جو مکان کے مختلف حصوں میں قیام پذیر تھے اطلاع ہو گئی اور مکان میں ایک ہلچل مچ گئی۔ اس قدر یاد ہے کہ غالباً خانصاحب نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ میرٹھ سے آئے ہیں۔ اور اتنے میں اور باتیں ہونے لگیں۔ پھر آگے کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں وہاں ادا کی گئیں اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو دوست بیعت کرنا چاہتے ہوں وہ آگے آ جائیں۔ اس پر کسی اور دوست نے بھی اونچی آواز میں اعلان کیا۔ چنانچہ بہت سے دوست آگے ہوئے اور میں سب سے پیچھے رہ گیا۔ حضورؑ نے بیعت شروع کرنے سے قبل ارشاد فرمایا کہ جو دوست مجھ تک نہیں پہنچ سکتے وہ بیعت کرنے والوں کی کمر پر ہاتھ رکھ کر جو مَیں کہوں وہ الفاظ دہراتے جائیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں اس وقت بھی خاموش الگ سب سے پیچھے بیٹھا رہا کیونکہ ارادہ نہیں تھا بیعت کرنے کا، اور ہاتھ بیعت کرنے والوں کی کمر پر نہیں رکھا۔ جب حضرت صاحب نے بیعت شروع کی تو میرا ہاتھ بغیر میرے ارادے کے آگے بڑھا اور جو صاحب میرے آگے بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ہاتھ اُن کی کمر پر رکھ دیا اور اُس کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرانے لگا۔ اور پھر دوبارہ لکھتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرا ہاتھ میرے ارادے سے آگے نہیں بڑھا بلکہ خود بخود آگے بڑھ گیا۔ جب حضرت اقدسؑ نے رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ کی دعا کا ارشاد فرمایا۔ سب نے اس کو دہرایا۔ میں نے بھی دہرایا۔ لیکن جب حضرت صاحب نے اس کے معنے اردو میں فرمانے شروع کئے اور بیعت کنندوں کو دہرانے کا ارشاد فرمایا تو میں نے جس وقت وہ الفاظ دہرائے تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے سخت رقّت طاری ہو گئی۔ اور یہاں تک کہ اس قدر زور سے میں چیخ کر رونے لگا کہ سب لوگ حیران ہو گئے۔ اور میں روتے روتے بیہوش ہو گیا۔ مجھ کو خبر ہی نہیں رہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ جب دیر ہو گئی تو حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پانی لاؤ۔ وہ لایا گیا اور حضورؑ نے اس پر کچھ پڑھ کر میرے اوپر چھڑ کا۔ یہ مجھ کو خانصاحب سے معلوم ہوا۔ انہوں نے بعد میں بتایا۔ ہاں اس قدر یاد ہے کہ حالتِ بیہوشی میں مَیں نے دیکھا کہ مختلف رنگوں کے نور کے ستون آسمان سے زمین تک ہیں۔ اس کے بعد مجھ کو کسی دوست نے زمین سے اٹھایا۔ میں بیٹھ گیا مگر میرے آنسو نہ تھمتے تھے۔ اس قدر حالت متغیر ہو گئی کہ میرٹھ آ کر بھی بار بار روتا تھا۔ پھر خانصاحب موصوف نے میرے نام ''بدر'' و ''ریویو'' جاری کرا دیا۔ اور بدر میں حضرت اقدسؑ کی وحی مقدس شائع ہوتی تھی۔ اس سے بہت محبت ہو گئی۔ اور ہر وقت یہ جی چاہتا تھا کہ تازہ وحی سب سے پہلے مجھ کو معلوم ہو جائے۔ پھر جلسہ پر دارالامان جانے لگا اور برابر جاتا رہا۔ حضرت اقدسؑ کو دعاؤں کے لئے خط لکھتا رہا۔ اور ایک خط کا جواب حضرت اقدسؑ نے اپنے دستِ مبارک سے دیا تھا۔ وہ میرے پاس اب تک موجود تھا۔ لیکن بعد میں کہیں گم گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ نمبر 3 صفحہ 63 تا 67۔ روایت حضرت حامد حسین خان صاحبؓ۔ غیر مطبوعہ، خطبہ جمعہ 17/ دسمبر 2010ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ترجمہ و تلخیص: مدثر ظفر

سلاتھ sloth

دنیا کا سب سے سست جانور!

اگر بات کی جائے دنیا کے سب سے سست جانور کی تو پہلا نام ذہن میں کچھوے کا آتا ہے لیکن یہ اعزاز کسی اور کو حاصل ہے. وہ کوئی اور نہیں یہ ہیں جناب سلاتھ صاحب جنکی حد رفتار 0.20 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے جو کچھوے سے بھی چار گنا کم ہے۔

سلاتھ بھالو کی نسل کا جانور ہے جسے دنیا کا سست ترین جانور ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس کی نظر بہت زیادہ کمزور ہوتی ہے ، ایک محقق .بیکی کلف کے مطابق 60 ملین سال قبل سلاتھ اپنی بینائی مکمل طور پر کھو چکے تھے۔ اب یہ تیز روشنی میں تقریباً نابینا ہو جاتے ہیں۔ یہ اتنے سست ہیں کہ اگر ایک شاخ سے چمٹ جائیں تو کئی کئی دن اسی شاخ کے ساتھ لپٹے رہیں گے۔ ان کی یہ سستی ان کی توائی بچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ چنانچہ یہ کسی بھی ممالیہ جانور کی نسبت 90 فیصد کم توانائی استعمال کرتے ہیں۔ ان کی یہ سستی ان کی بقاء کی بھی ضامن ہے۔ شکاری جانور جیسے چیتے عقاب وغیرہ جو تیزی سے حرکت کرنے والے جانوروں پر جھپٹتے ہیں سلاتھ اپنی اسی سستی کے باعث ان کی نظروں میں نہیں آتے۔ ان کی گردن انتہائی لچکدار ہوتی ہے جسے یہ 270 ڈگری زاویہ تک گھما کر شکاری کی بو سونگھ لیتے ہیں۔ ان کے مڑے ہوئے پنجے انہیں شاخوں پر الٹا لٹکنے میں مدد کرتے ہیں۔ الٹا لٹکنے کے باوجود خون کا بہاؤ ان کے دماغ پر دباؤ نہیں ڈالتا۔ اس کی وجہ ان کے شریانی نظام میں موجود خون کی مخصوص شریانیں ہیں جو الٹا لٹکنے کے دوران یہ دباؤ برداشت کرتی ہیں اور خون کا بہاؤ برقرار رکھتے ہوئے دماغ کو متاثر نہیں ہونے دیتیں۔

ہفتہ میں ایک بار اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر سلاتھ درخت سے نیچے اترتے ہیں تا کہ فضلہ خارج کرسکیں۔ یہی مشقت ان کے لیے جان لیوا بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ کیونکہ ان کے شکاری اسی موقع کی تاڑ میں رہتے ہیں۔ شکار ہونے والے سلاتھ میں 60 فیصد سلاتھ درختوں سے نیچے اترنے کے دوران شکاریوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ ایک وقت میں یہ اپنے جسم کے 30 فیصد وزن کے برابر فضلہ خارج کرتے ہیں۔ اس قدر سستی کے باعث ان کے بال اور جلد اتنی میلی کچیلی ہو جاتی ہے کہ زمین پر لیٹے ہوئے مٹی کا ڈھیر معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے گندے بالوں میں کیڑے مکوڑے مسکن رکھتے ہیں۔ ان حشرات کی بعض اقسام ایسی ہیں جو صرف ان کے گندے بالوں میں ہی پائی جاتی ہیں۔

برسات کے موسم میں یہ کئی ہفتوں تک ایسا بے سدھ پڑا رہتا ہے کہ ہوا سے اڑنے والے بیج اس کے بالوں میں جا پڑتے ہیں اور وہاں گھاس اگ آتی ہے جن پر تتلیاں انڈے دیتی ہیں۔ ان سے سنڈیاں پیدا ہوتی ہیں اور ان پودوں کو کھاتی ہیں۔ جب سنڈیاں جوان ہو کے تتلیاں بن جاتی ہیں تو سلاتھ پر سے اڑ جاتی ہیں۔

مقام و مسکن

سلاتھ وسطی اور جنوبی امریکہ کے ایمزون جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔

خوراک

ان کی مرغوب غذا پتے اور نرم ٹہنیاں ہیں۔ ان کا نظام انہضام بھی ان کی طرح نہایت سست ہے، ایک بار کا کھایا ہوا ہضم ہونے میں پورا ایک ہفتہ لگا دیتا ہے۔

جسمانی پیمائش

سلاتھ کا جسم 50 سے 60 سینٹی میٹر تک لمبا ہوسکتا ہے۔ اس کا سر چھوٹا اور چپٹا، ٹانگیں اور بازو لمبے ہوتے ہیں۔ اس کا وزن 6 سے 10 کلو تک ہوسکتا ہے۔

بریڈنگ

عام طور پر سلاتھ کی بریڈنگ کا کوئی سیزن مختص نہیں. ان کی بریڈنگ درختوں پر ہی ہوتی ہے اور مختلف نسلوں میں جیسٹیشن پیریڈ 6 ماہ سے 1 سال تک ہوتا ہے۔ مادہ سلاتھ ایک سیزن میں ایک ہی بچے کو جنم دیتی ہے۔

یہ شکل سے ہر وقت مسکراتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

خطرات

ان کے سب سے بڑے شکاری جیگوار شیر اور ہارپی عقاب ہیں۔ اس کے علاوہ معدوم ہوتے جنگلات بھی اس کے لیے خطرہ ہیں۔

3/فروری 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:39	18:12
مدینہ منورہ	05:43	18:09
قادیان	05:57	18:04
ربوہ	05:37	17:44
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:07	16:57

آج کی دعا

’’اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اور تیرے رسولِ کریم محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین

اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 603)

یہ حضرت مسیحِ موعودؑ کی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے درد بھری دعا ہے۔

ایک اور جگہ آپؑ اپنے مخالفین کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’میں اس بیمار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہ گیں ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر و ذوالجلال خدا ہمارے ہادی اور رہنما! ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش۔‘‘ (مکتوباتِ احمدیہ جلد ششم صفحہ:98)

(از: مریم رحمٰن)